سوال

(146) اللہ تعالیٰ شرابی پر لعنت فرمائے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

«لَعَنَ اللهُ الشَّارِبَ قَبلَ الطَّالِبِ» ''اللہ تعالیٰ شارب پر طالب سے قبل لعنت فرمائے'' کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ یہ سوال اس لیے کیا ہے کہ یہ الفاظ زبان زدعام وخاص ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث نبی اکرمﷺ سے ثابت نہیں ہے، البتہ یہ ان احادیث میں سے ہے، جو اگرچہ زبان زدعام وخاص ہیں مگر ان کا کوئی اصل نہیں ہے۔ انسان کےلیے واجب ہے کہ نبیﷺ کی طرف جو قول یا فعل منسوب ہو، تو اس کی تحقیق کرے کیونکہ نبیﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا اس طرح نہیں ہے جیسے ہم میں سے کسی کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کردی جائے کیونکہ آپ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا تو اللہ سجانہ وتعالیٰ کی شریعت کے بارے میں جھوٹ بولنا ہے۔ اسی طرح کئی اور احادیث بھی مشہور ہیں، جن کا کوئی اصل نہیں مثلاً:

(حب الوطن من الایمان) (کشف الخفاء للعجلونی: 468'95/1)

''وطن کی محبت ایمان ہے۔''

(خیر الاسماء ماحمد وما عبد) کشف الخفاء للعجلونی: 468'95/1)

''بہترین نام وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد یا عبودیت کو بیان کیا گیا ہو۔''

(المعدہ بیت الداء والحمیة راس الدواء)

معدہ بیماري کا گھر ہے اور پرہیز اصل دواہے۔''

اس کی اور بہت سی مثالیں ہیں۔ انسان کےلیے واجب ہے کہ وہ نبی کریمﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے اجتناب کرے تاکہ وہ اس وعید شدید کا مصداق نہ بنے:

«مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» (صحيح البخاري العلم باب اثم من كذب على النبى ﷺ حديث :110 وصحيح مسلم االمقدمه باب تغليظ الكذب على رسول الله ﷺ حديث :3)

''جو جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم سمجھے۔''

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ» (صحيح مسلم المقدمه باب وجوب الرواية عن الثقات وترك الكاذبين الخ)

''جو شخص میرے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرے اور اس کو معلوم ہو کہ یہ جھوٹی روایت ہے تو وہ بھی دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔''

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص126

محدث فتویٰ